مرغوب ایجنسی لاہور نے
1918

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ حال

خان احمد حسین خانصاحب ہمیشہ اپنی خاص عنایت سے ایجنسی ہذا کو اپنے کلام بالا کلام سے مشرف فرماتے رہتے ہیں حسب معمول انہوں نے اس سال بھی بطیب خاطر التفات کریمانہ کو کام میں لا کر اپنی یہ تازہ ترین نظم عنایت فرمائی ہے جس کو شکریہ کیساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ ایجنسی ہذا خانصاحب کی کرمفرمائی کی خاص طور پر ممنونِ احسان ہے۔

اے اُمتِ نبی! مجھے تابِ فغاں نہیں
میں اس چمن میں بلبلِ شوریدہ ہاں نہیں
پروانوں کی زُباں ہُوں مجالِ بیاں نہیں
میں شمعِ جاں گداز ہُوں برقِ تپاں نہیں

دل میں۔ جگر میں۔ سینے میں پہلو میں آگ ہے
وہ آگ جس میں آتشِ موسے کی جاگ ہے

نظارۂ شہابِ سرِ آسماں، ہوں میں
تصویرِ سوز و پیکرِ دردِ نہاں ہوں میں
یا یہ کہو کہ سایۂ مرغِ پراں ہوں میں
ہاں نقشِ سُمِ اشہبِ عمرِ رواں ہوں میں

مفہوم صاف ہے مرے نقش و نگار سے
میں مِلتا جُلتا ہوں خطِ لوحِ مزار سے

اے اُمّتِ نبی! ہیں عبث آہ و زاریاں
معلوم ہیں ہمیں تیری غفلت شعاریاں!

خواب و خیال ہو گئیں سب غم گساریاں
اور چل رہی ہیں بغض و حسد کی کٹاریاں

سرگرمِ جدّ و جہدِ جہاں تُو خموش ہے!
غافل ہے مستِ خواب ہی عزّت فروش ہے!

لیکن میں کیا کروں۔ میں جرس کی صدا نہیں
میں فرحتِ اذاں نہیں۔ بانگِ درا نہیں

شبنم نہیں۔ نسیم نہیں۔ میں صبا نہیں
لنگر نہیں۔ میں ناؤ نہیں۔ ناخدا نہیں

میں خود جہاں میں لذتِ حسرت چشیدہ ہوں
اور دستِ شوق و پائے تمنّا بریدہ ہوں

قطرہ ہوں، باد بانیٔ دریا محال ہے،
ذرہ ہوں، سائبانیٔ صحرا محال ہے،
تنکا ہوں، میزبانیٔ بطحا محال ہے،
تلچھٹ ہوں، قدر دانیٔ صہبا محال ہے،

سودا بھی ہے جنوں بھی ہے، وحشت بھی ہے مجھے
پر یہ غلط ہے تابِ نصیحت بھی ہے مجھے

امت ہے گر نبی کی! نبی کو پکارنا،
اس کے بغیر کس نے ہے تجھکو ابھارنا
گر ہے سنوارنا تو اسی نے سنوارنا
گر ہے سنگھارنا تو اسی نے سنگھارنا

محشر میں چونکہ کوئی شفاعت بچائیگا،
اے اُمتِ نبی! وہی بگڑی بنائیگا،

اُمت ہے جسکی تو! وہ عجیب اور غریب ہے،
اُمّی ہے اور سارے جہاں کا ادیب ہے،

آزارِ کفر و شرک کا حاذق طبیب ہے
محبوبِ کبریا ہے خدا کا حبیب ہے،

بندہ ہے وہ۔ رسول ہے وہ اور خدا نہیں
دیکھو جو غور سے وہ خدا سے جُدا نہیں

وہ فخرِ کائنات ہے خیر الانام ہے
وہ مہرِ آسمانِ بقائے دوام ہے،

شرمندہ اُس کے حُسن سے ماہِ تمام ہے
اور اُس کا روز مرّہ خُدا کا کلام ہے

فہرستِ انبیا میں وُہ رحمت لقب ہُوا
اور اُس کا نام وارثِ رنج و تعب ہُوا

وُہ آسمانِ مہر ہے ذرّہ نواز ہے
اور عقلِ کُل کو اُس کی ذہانت پہ ناز ہے

ہاں اُس کا زہد جانِ نیازِ نماز ہے
وُہ ہے جو مہرباں تو خُدا کارساز ہے

اُس سے کہو کہ عرقۂ جنّت سے جھانکیے
اک بار اور چاکِ گریباں ٹانکیے

وہ دیکھو میرے کان میں آتی ہے اب صدا
اور اُس صدا میں صاف ہے فردوس کی ہوا،
دل کش ہے۔ دل نواز ہے۔ دلچسپ۔ جاں فزا
فرما رہے ہیں "صلِّ علیٰ" فخرِ انبیاء
گر راہِ مستقیم پہ تو اب بھی آئیگی!
بیشک مراد خالق اکبر سے پائیگی!

فرما رہے ہیں اپنی عداوت کو چھوڑنا
اُمّت ہماری رشتہ اخوّت سے جوڑنا
اب جام زہر بغض چھوڑ رہا ہے یہ پھوڑنا
سوچ کا ہے ثواب دلوں کا نہ توڑنا

ایثار کو جو نخل تمنّا بنائیگی،
اِس نخل بارور سے تو پھل پھول پائیگی

اے اہل بزم! جذبۂ ایثار وا کرو
دل میں اگر ہے درد کسی کا بھلا کرو
دیکھو کہیں جو چاک گریباں سیا کرو
دن رات جامِ شیرِ اخوّت پیا کرو

آندھی کا رُخ دُعائے عقیدت سے موڑ دو
کشتی خدا پہ چھوڑ دو لنگر کو توڑ دو

ہاں رحمتِ نبی! مجھے آکر سنبھالنا
کشتی میری بھنور سے سلامت نکالنا

یہ کالی آندھی سر پہ جو آئی ہے ٹالنا

بھڑکی ہے آگ آبِ کرم اُس پہ ڈالنا

تم پر درود فخرِ رُسل! اور سلام ہو

اب سازشِ عدو سے بچالو غلام کو

دریا میں ہوں دشمنِ جانی نہنگ ہے

منزل ہے سخت طاقتِ رفتار لنگ ہے

دشمن کی منجنیق میں خونخوار سنگ ہے

راہِ اُمید تنگ مرا زرد رنگ ہے

اب دامن پناہ میں مجھکو چھپایئے،

تائید ایزدی کو خدارا بلایئے،

یہ زندگی عذاب - رسالت مآب ہے
ذلّت کا رات دن مجھے کھٹکا جناب ہے
اس واسطے حضور مجھے اضطراب ہے
صیّاد بد نہاد کی نیّت خراب ہے

صیّاد کو ہو حکم کہ ظالم نہ تند ہو
صیّاد کی چھری کو ہو ایما کہ کند ہو

صیّاد کی جہان سے نرالی کمند ہے
یعنی کمند حلقۂ دارِ گزند ہے
ہر رُخ سے راہِ ہمّت پرواز بند ہے
بے پر ہوں اور کارِ تسلّی بلند ہے

مَیں پَرشکستہ وادیٔ ایمن سے دُور ہُوں

عاجز ہُوں - نیم جان ہُوں - زخموں سے چُور ہوں

مشہور ہیں عدو کی بہائم خصالیاں

بندوق اُس کی ایک ہے اور دُو ہیں نالیاں

روشن حضور پر ہیں مری خستہ حالیاں

قسمت کے کان سے وُہ اُتارے نہ بالیاں

زندہ دوبارہ قصّۂ اصحابِ فیل ہو

آئے کہیں سے کوئی ابابیل اب کہو،

اَے آندھیو! نہ نخلِ تمنّا اُکھیڑنا

اَے بجلیو! ہمارا نشیمن نہ چھیڑنا

اے دستِ انقلاب نہ سیکھے ادھیڑنا
یہ قصہ ہے جناب نبی سے نبیڑنا
کوئی جو میرا ٹوٹا ہوا دل دکھائیگا
وہ بھی مُراد اپنی خُدا سے نہ پائیگا
ہاں اے حضور! میرا جو پروردگار ہے
سب جانتے ہیں اُس کا بڑا اختیار ہے
ستّار ہے عیُوب کا اور پردہ دار ہے
میری طرف تو دیکھئے کیا انتظار ہے
میں کب روا ہے غرقِ یمِ شورشیں ہوں
جب آپکا غُلام ہوں احمد حسین ہوں

(احمد حسین خان)

علاوہ ازیں ہر قسم کی کتابیں مل سکتی ہیں

ذیل کی قومی نظمیں ایک ہی ساز کی مرغوب ایجنسی لاہور سے بارعایت مل سکتی ہیں

ترانہ (مصنفہ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال ایم۔اے) قیمت ۰ر
تکمیل ترانہ (" " " ") " ۲ر
نالہ یتیم (" " " ") " ۲ر
فریاد امت (" " ") " ۳ر
اکبری اقبال (" " ") " ۳ر
شکوۂ ہند (الطاف حسین حالی پانی پتی) قیمت ۲ر
تحفۃ الاخوان (" " " ") " ۴ر
حبیب کی داد (" " " ") " ۲ر
شکریہ یورپ (مصنفہ آغا حشر) " ۲ر
موج زمزم (" " " ") " ۳ر
سوز بیوہ (درگا سہائے سرور جہان آبادی) " ۲ر
دنیا کی اجڑی ہوئی محفل (" ") " ۲ر
یتیموں کی فریاد (مصنفہ آغا شاعر دہلوی) " ۲ر
اچھے کپڑے (عبد الغنی ارشد گورگانی دہلوی) " ۳ر
جوگی اور ناظر (مصنفہ چوہدری خوشی محمد ناظر گورنر) " ۲ر
گور غریباں (مصنفہ عبد الرحمن وزیر) " ۲ر
مدینے کی کھجور (خلیق دہلوی) " ۳ر
فریاد یتیم (" " ") ۲ر
شمع محفل (نغموں کا مجموعہ) ۵ر

نغمۂ توحید (مصنفہ میرزا ناظر حسین ناظم) قیمت ۲ر
انتخاب جدید حصہ اول (مختلف شعرائے کے کلام کا مجموعہ) ۹ر
انتخاب جدید حصہ دوم (" " " ") ۹ر
دربار رسول (مصنفہ خواجہ دل محمد ایم۔اے) " ۳ر
قبلہ نما (" " ") ۲ر
پیکر نور (" " ") ۲ر
ایثار مسلم (" " ") ۲ر
کلام نیرنگ (سید غلام بھیک نیرنگ بی۔اے کے کلام کا مجموعہ مع فوٹو) ۹ر
پیغام عمل (" " ") ۱ر
فریاد جرس (" " ") ۱ر
ہمارا خدا (مصنفہ خان احمد حسین خان بی۔اے) ۱ر
ہمارا رسول (" " " ") ۲ر
تصویر یتیمی (" " " ") ۴ر
ہمارا قرآن (" " " ") ۲ر
میرا خواب (" " " ") ۲ر
اخوت (" " " ") ۱ر
خیرات (" " " ") ۱ر
خیالی محفل (" " " ") ۳ر
ندائے غیب (" " " ") ۱ر

لیکچر اقبال (نثر) ۴ر، عقد انامل یا مرقاعدہ مرغوب (عربی) ار، نماز مکمل مترجم ۴ر، نعت رسول نما